٨ شوال، صحیح مسلم کی ایک جھوٹی روایت پر ناصبیوں کا فتنہ

تحریر: سید ابوہشام نجفی

نشر: تحفظ عقائد تشیع ٹیم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد

وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على أعدائهم أجمعين ،

۸ شوال، صحیح مسلم کی ایک جھوٹی روایت پر ناصبیوں کا فتنہ

تحریر: سید ابو ہشام نجفی۔

ترتیب: علی ناصر

تحفظ عقائد تشیع

WhatsApp:

+964 781 528 9872

www.asnaashar.wordpress.com

Telegram:t.me/asnaashar12

www.facebook.com/asnaashar12

نشر و اشاعت: تحفظ عقائد تشیع ٹیم

8 شوال سنہ 1345 ہجری مطابق 21 اپریل 1926 عیسوی کو اللہ سبحانہ تعالی و اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بدترین دشمن آل سعود نے قبرستان جنت البقیع میں اہل بیت علیہم السلام اور صحابہ و صالحین کے مزارات کو منہدم کیا تھا اور اس پر ان کی دلیل ایک جھوٹی روایت تھی جس پر ان کا باطل دین ٹکا ہوا ہے جسکو ان کے ہمنوا نواصب آج بھی بڑے آب و تاب سے بیان کرتے ہیں اور اس کے سبب مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔

مسلم نے ابو الہیاج سے اپنی صحیح میں ایک روایت ہے:

93 - (969) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ «أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ»

ابی الحاج اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آگاہ رہو میں تم کو اس کام کے لئے بھیجتا ہوں جس کے لئے مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا وہ یہ کہ میں کسی تصویر کو باقی نہ چھوڑوں مگر یہ کہ اسے مٹا دوں اور نہ کسی اونچی اور ابھری ہوئی قبر کو، مگر یہ کہ اسے (زمین) کے برابر کر دوں۔

صحیح مسلم، كِتَاب الْجَنَائِزِ ،باب الأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ ،حدیث نمبر 2243

https://library.islamweb.net/newlibrary/display_book.php?flag=1&bk_no=53&ID=2719

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اوپر نہ کی جائے اور نہ اونٹ کے کوہان کی طرح بنائی جائے بلکہ ایک بالشت کے بقدر، اور بعض علماء نے فرمایا کہ چار انگل کے برابر اونچی کی جائے، اس سے زیادتی کرنا درست نہیں ہے، بحر الرائق، نہر الفائق اور در مختار اور ظہیریہ، فتاویٰ عا یہ، زیلعی اور عینی میں یہی مرقوم ہے، اور یہی امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے اور ان امور پر اصرار کرنے والا امر تکب گناہ کبیرہ ہے اور اسی طرح اونچی قبریں بنانا، پختہ کرنا اور گنبدوں وغیرہ کا تعمیر کرنا، یہ تمام چیزیں باجماع امت اور باتفاق علمائے کرام حرام ہیں اور ان امور کو ضروری سمجھتے ہوئے کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ اور مجادلہ کرنا ہے۔ اس لئے ان مہلکات سے احتراز اشد ضروری ہے۔

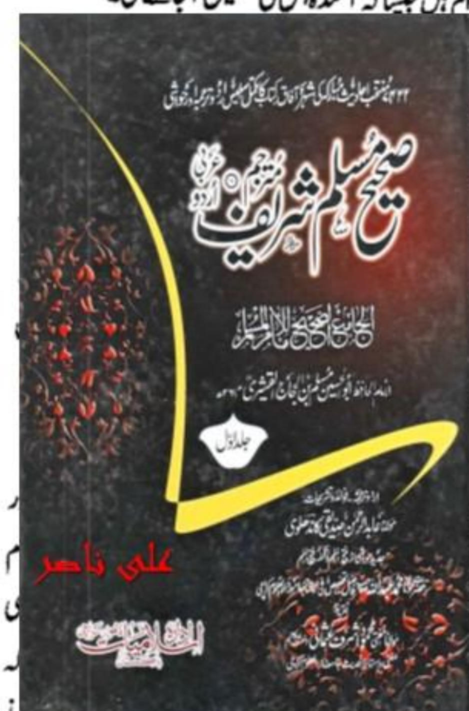
٢١٤٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ *

۲۱۴۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، ابو وائل، ابوالہیاج اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آگاہ رہو میں تم کو اس کام کے لئے بھیجتا ہوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا، وہ یہ کہ میں کسی تصویر کو باقی نہ چھوڑوں مگر یہ کہ اسے مٹا دوں اور نہ کسی اونچی اور ابھری ہوئی قبر کو، مگر یہ کہ اسے (زمین) کے برابر کردوں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ تصویر رکھنا، اور اس کا بنانا یہ تمام امور خلاف شریعت اور حرام ہیں جیسا کہ آئندہ اس کی تفصیل آجائے گی۔

٢١٤٣- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا *

٢١٤٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ *



۲۱۴۳
کے سا
طمست
۲۱۴۴
ابوالزب
رسول
پر بیٹھنے

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قبروں کا پختہ بنانا اور ان پر
یہی جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے اور یہی چیز امام مالک نے موطا میں بیان ک
گنبدوں اور قبوں وغیرہ کے گرانے کا حکم دیتے چلے آئے ہیں یہاں تک کہ
مکروہ بیان کیا ہے چہ جائیکہ قبروں کو پختہ بنایا جائے۔ اور ایسے ہی قبروں پر مسج
کتب حدیث مشکوٰۃ، نسائی، ترمذی اور ابوداؤد میں احادیث ہیں کہ جن میں ان

اسی روایت کو ابو داؤد نے اپنی سنن، سنن ابي داود كتاب الجنائز – باب في تسوية القبر حدیث نمبر 3218، نسائی نے اپنی سنن، سنن نسائي كتاب الجنائز باب تسوية القبور إذا رفعت، حدیث نمبر 2033 اور ترمذی نے اپنی سنن، سنن ترمذی كتاب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ،باب مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقُبُور حدیث نمبر 1049 پر منقطع سند سے ساتھ روایت کیا ہے (ترمذی کی سند میں ابو وائل ساقط ہو گیا ہے چنانچہ اس کی سند یوں ہے سفيان ، عن حبيب بن ابي ثابت ، عن ابي وائل ، ان عليا ، قال لابي الهياج الاسدي)

ابو جمرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں۔

نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز بچھانے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور بعض علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔

56..... بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقُبُورِ
قبر کو (زمین کے) برابر کرنا

1049۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ.........

عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ: أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ.))

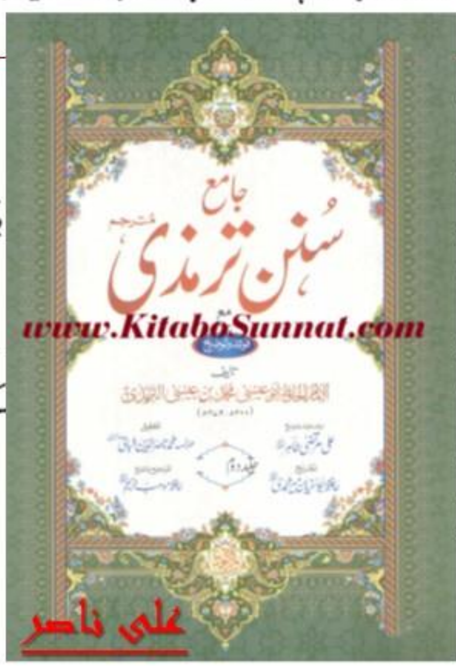
ابو وائل رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابو الہیاج اسدی سے کہا: میں تمھیں اس کام پر بھیج رہا ہوں جس پر مجھے نبی ﷺ نے بھیجا تھا کہ کسی بلند ❶ قبر کو نہ چھوڑو مگر اسے برابر کر دو اور نہ کسی مورتی کو مگر اسے مٹا ڈالو۔

توضیح:...... ❶ جو قبر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو اسے ایک بالشت تک باقی رکھا جائے۔ (ع م)

وضاحت:...... اس مسئلہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، اور بعض علماء اسی پر عمل کرتے ہوئے قبر کو زمین سے بلند کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں قبر بلند کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں، مگر اتنی جائز ہے جس سے پتہ چل جائے کہ یہ قبر ہے تاکہ اسے روندا یا اس پر بیٹھا نہ جائے۔



57..... بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ عَلَى ا
قبروں پر چلنا، بیٹھنا اور اس کی طرف

1050۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَ ... بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَ

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا.))

سیدنا اب ... نے فرمایا: " ... کے) نماز پڑ

(1049) صحیح: ابو داود: 3218۔ نسائی: 2031۔ مسند احمد

(1050) مسلم: 972۔ ابو داود: 3229۔ نسائی: 760۔

ان کے علاوہ بھی دیگر ناصبی محدثین نے اس روایت کو اپنی کتب میں نقل کیا ہے مگر سب کی اسناد میں شدید قسم کی خرابی پای جاتی ہے جس کے سبب روایت غیر قابل احتجاج ہے، ہمارے علم میں اس روایت کو ابو وائل سے روایت کرنے والا تنہا راوی حبیب بن ابی ثابت ہے اور اس نے روایت عن سے کی ہے علمائے اہل سنت نے حبیب کو بغیر کسی اختلاف کے مدلس مانا ہے اور ابن حجر نے اس کو تیسرے طبقہ میں رکھا ہے تیسرے طبقے کے مدلسین وہ ہیں جن کی "عن" والی روایات مردود ہوتی ہیں ان کی وہی روایات قابل قبول ہیں جن میں انہوں نے سماعت کی تصریح کی ہو۔

ابن حجر نے اس کے متعلق لکھا ہے :

– ع حبيب بن أبي ثابت الكوفي تابعي مشهور يكثر التدليس وصفه بذلك بن خزيمة والدارقطني وغيرهما ونقل أبو بكر بن عياش عن الأعمش عنه أنه كان يقول لو أن رجلا حدثني عنك ما باليت ان رويته عنك يعني وأسقطته من الوسط

كتاب طبقات المدلسين 37

حبیب بن ابی ثابت کوفی تابعی ہے بہت زیادہ تدلیس کرنے والا تھا ابن خزیمہ اور دار قطنی وغیرہ نے اس کو اس عیب سے موصوف کیا ہے۔

http://www.shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/3340_%D8%B7%D8%A8%D9%82%D8%A7%D8%AA-%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%AF%D9%84%D8%B3%D9%8A%D9%86-%D8%A7%D8%A8%D9%86-%D8%AD%D8%AC%D8%B1/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_35

سبط ابن عجمی نے بھی کچھ ایسا ہی لکھا ہے:

حبيب بن أبي ثابت قال بن حبان كان مدلسا

كتاب التبيين لأسماء المدلسين 58

http://www.shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/3315_%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%A8%D9%8A%D9%8A%D9%86-%D9%84%D8%A3%D8%B3%D9%85%D8%A7%D8%A1-%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%AF%D9%84%D8%B3%D9%8A%D9%86-%D8%B3%D8%A8%D8%B7-%D8%A7%D8%A8%D9%86-%D8%A7%D9%84%D8%B9%D8%AC%D9%85%D9%8A/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_19

ابن حبان نے اس کو مدلس کہا ہے، بیہقی نے بھی مدلس تسلیم کیا ہے:

كان مدلس

السنن الکبری ج 3 ص 327

ابن خزیمہ، دار قطنی، ابن حبان، بیہقی، ابن حجر، سبط ابن عجمی کے نزدیک حبیب مدلس ہے اور کسی نے بھی ان کی مخالفت نہیں کی لہٰذا جب تک سماعت کی تصریح نہ ہو روایت مردود ہے۔

مدلس اس راوی کو کہتے ہیں جو حدیث کے عیب کو چھپا کر اس کے حسن کو نمایاں کرتا ہے، مثلاً کسی سے حدیث نا سنی ہو مگر یوں ظاہر کرے کہ اس نے کسی سے یہ حدیث سنی ہو، یا کسی ضعیف راوی سے حدیث سنی ہو مگر یہ ظاہر کرے کہ اس ضعیف راوی سے نہیں سنی ہے، یو راوی حدیث کی اصلیت کے بارے میں قاری کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

تدلیس کی مذمت میں ائمہ نواصب کے بہت سخت اقوال موجود ہیں چنانچہ خطیب نے ناصبیوں کے امیر المومنین فی الحدیث شعبہ کے مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔

"الشافعي يقول قال شعبة بن الحجاج التدليس أخو الكذب... ثنا غندر قال سمعت شعبة يقول التدليس في الحديث أشد من الزنا ولان أسقط من السماء أحب إلي من أن دلس ... المعافى يقول سمعت شعبة يقول: لان أزني أحب إلي من أدلس"

شافعی نے کہا کہ شعبہ نے کہا تدلیس جھوٹ کا بھائی ہے، غندر کا بیان ہے میں نے شعبہ سے سنا کہ اس نے کہا کہ حدیث میں تدلیس زنا سے بھی زیادہ بری ہے، مجھے آسمان سے زمین پر گرنا زیادہ پسند ہے حدیث میں تدلیس کرنے کی نسبت، معافی کا بیان ہے کہ شعبہ نے کہا مجھے زنا کرنا حدیث میں تدلیس کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

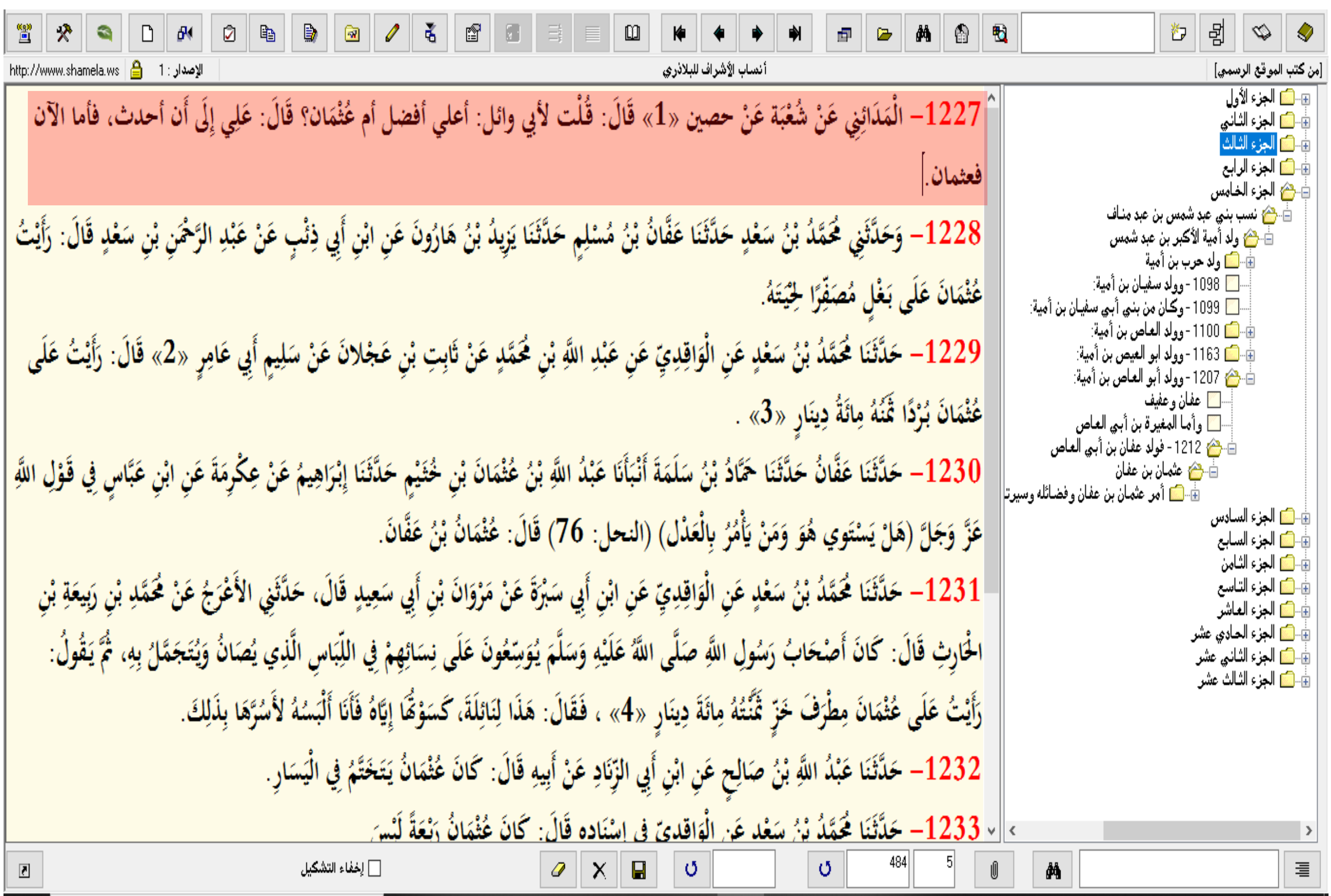
الكفاية في علم الرواية ص 395

http://www.shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/2158_%D8%A7%D9%84%D9%83%D9%81%D8%A7%D9%8A%D8%A9-%D9%81%D9%8A-%D8%B9%D9%84%D9%85-%D8%A7%D9%84%D8%B1%D9%88%D8%A7%D9%8A%D8%A9-%D8%A7%D9%84%D8%AE%D8%B7%D9%8A%D8%A8-%D8%A7%D9%84%D8%A8%D8%BA%D8%AF%D8%A7%D8%AF%D9%8A/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_385

دوسرا راوی (ابو وائل شقیق بن سلمة) ہے یہ دشمن خدا منافق تھا پکا دشمن امیر المومنین علیہ السلام تھا اس کا یہ باطل عقیدہ تھا کہ نعوذ باللہ امیر المومنین علیہ السلام بدعتی تھے چنانچہ بلاذری نے باسند صحیح اس کا قول نقل کیا ہے:

عن المدائني عن شعبة، عن حصين قلت لأبي وائل : أعلي أفضل أم عثمان؟ قال : علي إلي أن أحدث، فأمّا الآن فعثمان .

أنساب الأشراف ج 6 ص 102



أنساب الأشراف للبلاذري

1227- الْمَدَائِنِي عَنْ شُعْبَة عَنْ حصين «1» قَالَ: قُلْت لأبي وائل: أعلي أفضل أم عُثْمَان؟ قَالَ: عَلِي إِلَى أن أحدث، فأما الآن فعثمان.

1228- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ عَلَى بَغْلٍ مُصَفِّرًا لِحْيَتَهُ.

1229- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْوَاقِدِيّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلانَ عَنْ سَلِيمٍ أَبِي عَامِرٍ «2» قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عُثْمَانَ بُرْدًا ثَمَنُهُ مِائَةُ دِينَارٍ «3» .

1230- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ) (النحل: 76) قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

1231- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْوَاقِدِيّ عَنِ ابْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، حَدَّثَنِي الأَعْرَجُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَسِّعُونَ عَلَى نِسَائِهِمْ فِي اللِّبَاسِ الَّذِي يُصَانُ وَيُتَجَمَّلُ بِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: رَأَيْتُ عَلَى عُثْمَانَ مِطْرَفَ خَزٍّ ثَمَّنْتُهُ مِائَةَ دِينَارٍ «4» ، فَقَالَ: هَذَا لِنَائِلَةَ، كَسَوْتُهَا إِيَّاهُ فَأَنَا أَلْبَسُهُ لأَسُرَّهَا بِذَلِكَ.

1232- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ يَتَخَتَّمُ فِي الْيَسَارِ.

1233- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْوَاقِدِيّ فِي إِسْنَادِهِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ رَبْعَةً لَيْسَ

حصین کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ علی علیہ السلام افضل ہیں یا عثمان؟ اس نے کہا علی جب تک کہ بدعت انجام نہیں دی تھی، مگر اب عثمان ہے۔

نہ فقط آپ علیہ السلام کو بدعتی مانتا تھا بلکہ گالیاں بھی دیتا تھا ابن الحدید معتزلی لکھتا ہے:

كان عثمانياً يقع في علي

شرح نهج البلاغة ج 4 ص 99

وہ عثمانی تھا اور علی علیہ السلام کو گالیاں دیتا تھا۔

http://lib.eshia.ir/15335/4/99/%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%A8%D8%BA%D8%B6%D9%8A%D9%86

قاتل امام حسین علیہ السلام ابن زیاد لعنت اللہ علیہ کا خزانچی بھی تھا۔

ذہبی لکھتا ہے:

عامر بن شقيق عن أبي وائل :استعملني ابن زياد على بيت المال.

وہ ابن زیاد کے بیت المال کا خزانچی تھا۔

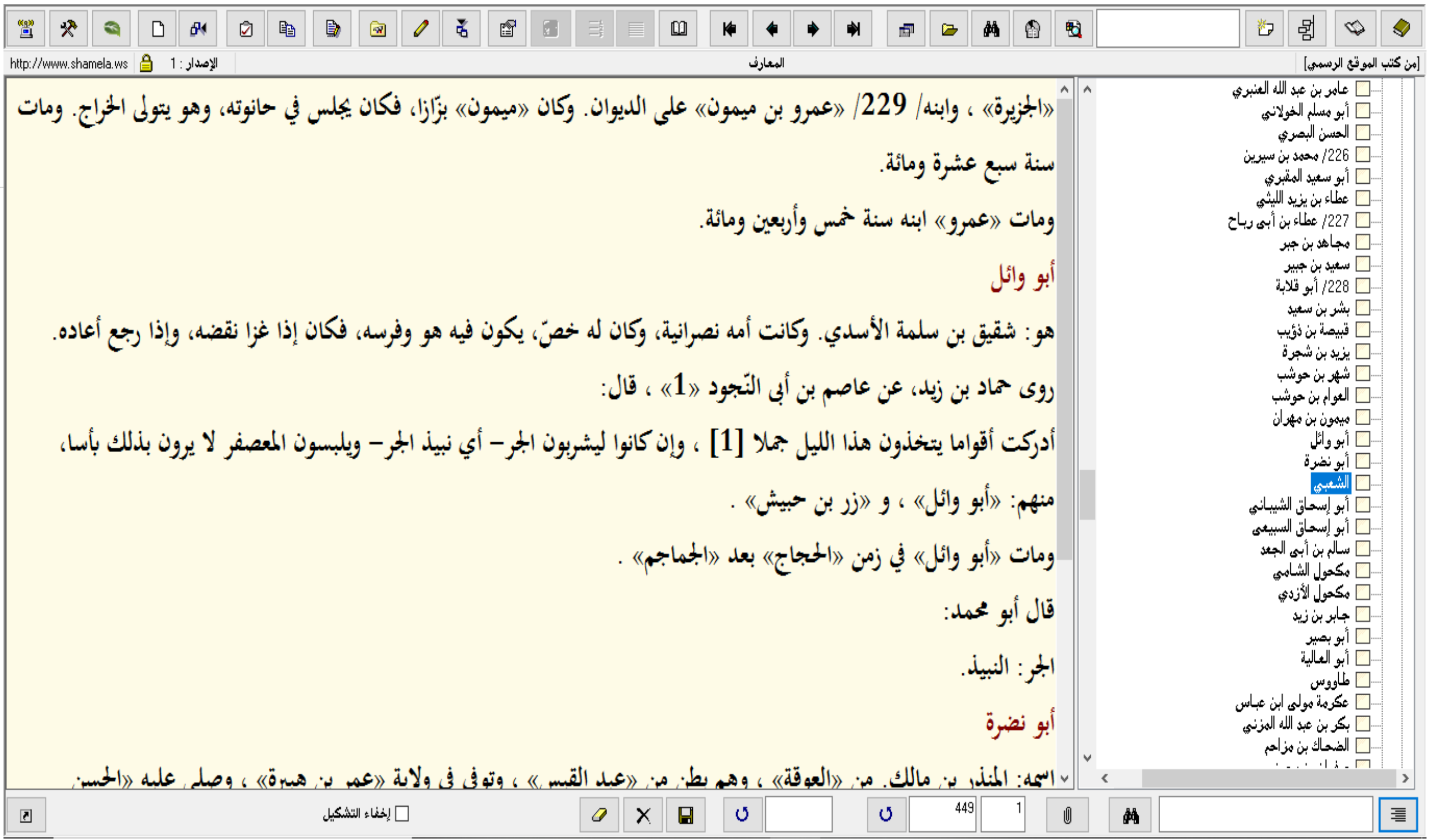
سير أعلام النبلاء : ج 4 ص 166

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=502&bk_no=60&flag=1

کھلم کھلا شریعت کے خلاف کام انجام دیتا تھا چنانچہ ابن قتیبہ لکھتا ہے:

كان يشرب الجرّ – أي نبيذ الجر ويلبس المعصفر لا يري بذلك بأساً .

Page



«الجزيرة» ، وابنه/ 229/ «عمرو بن ميمون» على الديوان. وكان «ميمون» بزّازا، فكان يجلس في حانوته، وهو يتولى الخراج. ومات سنة سبع عشرة ومائة.

ومات «عمرو» ابنه سنة خمس وأربعين ومائة.

أبو وائل

هو: شقيق بن سلمة الأسدي. وكانت أمه نصرانية، وكان له خصّ، يكون فيه هو وفرسه، فكان إذا غزا نقضه، وإذا رجع أعاده.

روى حماد بن زيد، عن عاصم بن أبي النّجود «1» ، قال:

أدركت أقواما يتخذون هذا الليل جملا [1] ، وإن كانوا ليشربون الجر – أي نبيذ الجر – ويلبسون المعصفر لا يرون بذلك بأسا، منهم: «أبو وائل» ، و «زر بن حبيش» .

ومات «أبو وائل» في زمن «الحجاج» بعد «الجماجم» .

قال أبو محمد:

الجر: النبيذ.

أبو نضرة

اسمه: المنذر بن مالك، من «العوقة» ، وهم بطن من «عبد القيس» ، وتوفي في ولاية «عمر بن هبيرة» ، وصلى عليه «الحسن»

کہ وہ جر یعنی جو کی شراب پیتا اور کسم سے رنگے کپڑے پہنتا اور ان کے پہنے کو برا نہیں سمجھتا تھا۔

المعارف ص. 255

شراب کی حرمت تو بلکل واضح ہے، کسم سے رنگے کپڑوں کی حرمت بھی صحیح مسلم سے ہی نقل کئے دیتا ہیں۔

چنانچہ مسلم نے اپنی صحیح میں، كِتَاب اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ میں اس کی حرمت پر مکمل باب باندھا ہے لکھتا ہے:

باب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ

ہم باب میں سے فقط ایک روایت پر ہی اکتفا کرتے ہیں:

27 - (2077) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَخْبَرَهُ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا»،

عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے، رسول خدا صلیٰ اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا: "یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہن"

https://al-maktaba.org/book/33760/6397

أَبُوالھیاج حیان بْن حصین اس سے کتب حدیث میں فقط ایک یہی روایت مروی ہے اور اس کی توثیق فقط عجلی و ابن حبان نے کی ہے اور علماء اہل سنت کے نزدیک یہ دونوں توثیق کرنے میں متساھل ہیں۔

کوئی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اس روایت کو مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اس لئے صحیحین میں مدلس کا عن سے روایت کرنے میں کوئی خرابی نہیں بلکہ اسے سماعت پر ہی محمول کیا جائے گا۔

اس صورت میں ہمارا جواب یہ ہو گا کہ بخاری و مسلم نے اپنی کسی کتاب میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے کہ اگر ہم مدلس سے "عن" والی روایت نقل کریں تو اسے بھی سماعت پر محمول سمجھو، کسی محدث نے بخاری و مسلم سے کیا ایسا قول نقل کیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر بہت بعد میں آنے والے نووی اور اس جیسے مولویوں کے اقوال کی کیا حیثیت ہے، نہ ان کے پاس علم غیب تھا اور نہ ہی وہ بخاری و مسلم سے ملے تھے بلکہ یہ بس ان کی خوش فہمی تھی۔

یہ تھی سند کی تحقیق اب ذرا متن کو بھی ملاحظہ فرمائیں،ناصبی مترجمین روایت کے ترجمہ میں بھی خیانت کرتے ہیں چنانچہ غیر مقلد داؤد راز نے (**ولا قبرا مشرفا إلا سويته**) کاترجمہ(کوئی بلند قبر مگر اس کو زمین کے برابر کر دے)کیاہے جو کہ غلط ہے۔

صحيح مسلم ،كِتَاب الْجَنَائِزِ، باب الأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ ،حدیث نمبر 2243

شرف کا معنی بلندی اور اونٹ کا کوہان (یا اس کے جیسی بلندی) ہے، اور سویتہ کا مفہوم برابر کرنا ہے تو اگر مطلقا بلندی مراد لیا جائے تو برابر کرنے کا کیا معنی؟ کیونکہ قبر کو زمین سے ملانے پر تو کسی نے بھی عمل نہیں کیا یہاں تک کہ مسلم کی تمام روایات کو صحیح ماننے والے نام نہاد فرضی اہل حدیث بھی اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ مراد یہ ہے کہ جو قبریں اونٹ کی پشت کی طرح ابھری ہوی ہیں انہیں انکسار کردو، مگر خلاف سنت ناصبی اپنی قبریں اونٹ کی پشت کی طرح بناتے ہیں اور شیعیان حیدر کرار علیہ السلام مطابق سنت قبور کو بناتے ہیں۔

چنانچہ قسطلانی نے اس امر کا اعتراف کیا ہے:

ولا يؤثر في أفضلية التسطيح كونه صار شعارًا للروافض، لأن السنة لا تترك بموافقة أهل البدع فيها، ولا يخالف ذلك قول علي، رضي الله عنه: أمرني رسول الله -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أن لا أدع قبرًا مشرفًا إلا سويته، لأنه لم يرد تسويته بالأرض، وإنما أراد تسطيحه جمعًا بين الأخبار.

إرشاد الساري ج 2 ص 468

اس کی بلند کو برابر کرنا افضل ہے، یہ رافضیوں کا شعار ہے اس سے اسکی بلندی کو برابر کرنے کی افضلیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا، اور یہ قول علی رضی اللہ عنہ (علیہ السلام) کے قول **«أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ»** کے منافی نہیں بلکہ اس سے مراد قبروں کو زمین سے ملانے کا نہیں بلکہ بلندی کو برابر کرنے کا حکم سمجھ میں آتا ہے روایت کو جمع کرنے کے بعد۔

خلاصہ یہ کہ روایت سند کے اعتبار سے مردود ہے اور مفہوم بھی وہ نہیں جو نواصب کی ناقص عقلوں میں ہے۔

لكنه لم يعرف له رواية عن صحابي (أنه حدثه أنه رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما) بضم الميم وتشديد النون المفتوحة أي مرتفعا زاد أبو نعيم في مستخرجه وقبر أبي بكر وعمر كذلك واستدل به على ان المستحب تسنيم القبور وهو قول أبي حنيفة ومالك وأحمد والمزني وكثير من الشافعية وقال أكثر الشافعية ونص عليه الشافعي التسطيح أفضل من التسنيم لانه صلى الله عليه وسلم سطح قبر ابراهيم وفعله حجة لا فعل غيره وقول سفيان التمار لا حجة فيه كما قال البيهقي لاحتمال أن قبره صلى الله عليه وسلم وقبري صاحبيه لم تكن في الازمنة الماضية مسنمة وقد روى أبو داود باسناد صحيح أن القاسم بن محمد بن أبي بكر قال دخلت على عائشة فقلت لها اكشفي لي عن قبر النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبيه فكشفت عن ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء أي لا مرتفعة كثيرا ولا لاصقة بالارض كما بينه في آخر الحديث يقال لطئ بكسر الطاء ولطأ بفتحها أي لصق ولا يؤثر في أفضلية التسطيح كونه صار شعار الروافض لان السنة لا تترك بموافقة أهل البدع فيها ولا يخالف ذلك قول علي رضي الله عنه أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا أدع قبرا مشرفا الا سويته لانه لم يرد تسويته بالارض وانما أراد تسطيحه جمعا بين الاخبار نقله في المجموع عن الاصحاب • وبه قال (حدثنا) بالجمع ولابوي ذر والوقت حدثني (فروة) بفتح الفاء وسكون الراء ابن أبي المغراء بفتح الميم وسكون الغين المعجمة آخره راء بمد وبقصر قال (حدثنا علي) ولابي ذر علي بن مسهر بضم الميم وسكون السين المهملة وكسر الهاء (عن هشام بن عروة عن أبيه) عروة بن الزبير قال (لما سقط عليهم) ولابي ذر عن الحموي والكشميهني عنهم (الحائط) أي حائط حجرة عائشة رضي الله عنها (في زمان) امرة (الوليد بن عبد الملك) بن مروان حين أمر عمر بن عبد العزيز برفع القبر الشريف حتى لا يصلي اليه أحد اذ كان الناس يصلون اليه (أخذوا في بنائه فبدت)

طريق شعيب بن اسحق عن ه

وسلم) وفي رواية الآجري فقز

عروة لا والله ما هي قدم النبي ص

هذا ساق عمر وركبته فسري

المذكورو أخرجه المؤلف في ا

عنها أنها أوصت) ابن أختها

صلى الله عليه وسلم وصاحبيه (

من طريق عبدة عن هشام وك

مبنيا للمفعول أي لا يثني على

وفضل وأنا في نفس الامر بخ

قوله أبدا ضبب عليه في اليونينـ

جرير بن عبد الحميد) بن قرط ب

قال (حدثنا حصين بن عبد الر

وسكون الواو وبالدال المهمـ

طعنه أبو لؤلؤة العلج بالسكين

رضي الله عنها فقل يقرأ عمر ب

وتشديد الياء مع النبي صلى

الجزء الثاني

من ارشاد الساري لشرح صحيح البخاري

للعلامة القسطلاني

نفعنا الله به آمين

(وبهامشه متن صحيح الامام مسلم وشرح الامام النووي عليه)

(الطبعة السابعة)

بالمطبعة الكبرى الاميرية ببولاق مصر المحميه

سنة ١٣٢٣

هجرية

الشيطان وله حصاص * حدثني أمية بن بسطام حدثنا يزيد يعني ابن زريع حدثنا روح عن سهيل قال أرسلني أبي الى بني حارثة قال ومعي غلام لنا أو صاحب لنا فناداه مناد من حائط باسمه قال فأشرف الذي معي على الحائط فلم ير شيئا فذكرت ذلك لابي فقال لو شعرت أنك تلقى

وغير مصروف وسبق بيانه في أول الكتاب مرات (قوله أرسلني أبي الى بني حارثة) هو بالحاء (قوله الحزامي) هو بالحاء المهملة والزاي • وأما لغاته وألفاظه (فقوله صلى الله عليه وسلم المؤذنون أطول الناس أعناقا) هو بفتح همزة أعناقا جمع عنق واختلف السلف والخلف في معناه فقيل معناه أكثر الناس تشوفا الى رحمة الله تعالى لان المتشوف يطيل عنقه الى ما يتطلع اليه فمعناه كثرة ما يرونه من الثواب وقال النضر بن شميل اذا ألجم الناس العرق يوم القيامة طالت أعناقهم لئلا ينالهم ذلك الكرب والعرق ومعناه انهم سادة ورؤساء والعرب تصف السادة بطول العنق وقيل معناه أكثر أتباعا وقال ابن الاعرابي معناه أكثر الناس أعمالا قال القاضي عياض وغيره ورواه بعضهم اعناقا بكسر الهمزة أي اسراعا الى الجنة وهو من سير العنق (قوله مكان الروحاء) هي بفتح الراء وبالحاء المهملة وبالمد (قوله اذا سمع الشيطان الاذان أحال) هو بالحاء المهملة أي ذهب هاربا (قوله وله حصاص) هو بحاء

علي ناصر